رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء | نمبر ۲۸

گلدستہ اخبار

امریکہ نے اتحادیوں کے ہاتھ ......۰ پونڈ قیمتی گھوڑے فروخت کئے۔

جہاز کا آلہ مقیاس الوقت۔ (گھڑی) اس عمدگی کے ساتھ بنایا گیا ہے کہ اس میں ایک دن میں ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہیں پڑ سکتا۔

موجودہ جنگ کے ایسے حالات ہیں کہ ایک بشپ صاحب نے کہا ہے کہ دس سال تک دنیا کو قربانی کی زندگی بسر کرنا پڑیگی۔

ڈاکٹر سوہن لال بھاٹیہ جو ایک پنجابی جوان ہیں کیمبرج یونیورسٹی کے ایم۔ بی۔ سی۔ ایم ہے۔ وہ لندن کے سینٹ ٹامس ہاسپٹل میں ہاؤس سرجن کا کام کر رہے ہیں۔ پنجابیوں نے کہاں تک ترقی کی ہے۔

شہر بوگن واقع ناروے کے ۲۸ سوداگر موجودہ جنگ ہی کی وجہ سے بذریعہ تجارت کروڑپتی ہو گئے ہیں۔ ہندوستان کے لئے سبق

ایک امریکن ایک ہوائی مشین بنا رہا ہے جس میں ۲۵ مسافر با فراغت و آسائش ۳۰۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے سفر کر سکینگے

میدان جنگ میں برٹش سپاہیوں کے پاس ایسی بندوق ہے جس میں ۱۰ کارتوس یکلخت بھرتے اور متواتر چلتے ہیں اس کی ابتدائی سرعت رفتار فی سیکنڈ ۱۷۰۰ گز ہے۔

صوبجات متحدہ امریکہ کی دولت ۲۰ ارب پونڈ۔ سلطنت متحدہ کی ۱۸ ارب پونڈ فرانس کی ۱۴ ارب پونڈ جرمن کی ۱۱ ارب پونڈ اور روس ۷ ارب پونڈ ہے۔

چوتھی اگست سفارشی دعا کے لئے مخصوص اور مقرر کی گئی ہے۔ دنیا بھر کی کلیساؤں سے توقع کیجاتی ہے کہ اس روز خاص طور پر سفارشی دعائیں تشریک کیا ہونگی۔

دعا مسیحی کا نیزہ ہے جس سے گناہ کی ہر ایک صورت ظاہر ہو جاتی ہے۔ خدا کی کمال عظمت اور محبت منکشف ہو جاتی ہے جو دعا نہیں کرتا وہ گناہ سے محفوظ نہیں رہتا جو بہت دعا کرتا رہتا ہے وہ بیدار اور ہوشیار رہتا ہے

مغربی افریقہ سے جنرل سمٹس رپورٹ دیتا ہے کہ ۷ تاریخ کو شہر ٹنگا سر کر لیا ہے۔

تاربرقیات

لنڈن ۱۰ جولائی جنرل ہیگ رپورٹ دیتا ہے کہ ٹرونس جنگل میں جنگ شدید ہے جس کا جنوبی حصہ ہم نے ۸ تاریخ سے قبضہ میں رکھا ہے اور تب سے ہم جرمنوں کے متعدد بالمقابل حملے اُن کے بھاری نقصانات کے ساتھ برابر پسپا کرتے رہے جو وہ جم غفیر سے حملہ کرتے تھے

ٹرونس کا جنگل جو مونٹ آوبن کے دو میل مشرق کو واقعہ ہے۔ صورت شکل میں مثلث ہے۔ شمالاً جنوباً اس کا طول ۱۴۰۰ گز اور جنوبی سمت ۱۴۰۰ گز کا ہے۔ جرمنوں نے خندقوں اور تار کے پھندوں سے اس جنگل کو خوب مضبوط کر رکھا تھا۔ سخت گولہ باری کی اور پہلے تو ہم نے اس کا جنوبی حصہ لے لیا۔ اور بعد میں ہم شمال کی جانب بڑھ گئے اور دشمن کے ایک بالمقابل حملہ کو ان کے سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ دشمن نے کل خوب گنجان کے ساتھ دو بالمقابل حملے کئے مگر زور آور تھا .... جن کو ہم نے اپنے توپ خانوں کی آتشباری سے خاک میں ملا دیا۔ دشمن نے کل شام کے وقت اپنے ہر قسم کے ہتھیاروں سے اس جنگل پر حملہ کیا۔ اور مشرق اور جنوب مشرق سے دو اور حملے کئے گئے پہلا حملہ تو کامل طور پر پسپا کر دیا گیا۔ دوسرے حملے نے جنوبی اختتام میں چند سے دخل پا لیا۔ مگر فوراً ہم نے اس کو اس کے سخت نقصانات کے ساتھ وہاں سے نکال دیا۔ بعد میں پانچویں مرتبہ پھر انہوں نے ہمیں وہاں سے نکال دینے کے لئے سختی سے حملہ کیا۔ اس حملہ کا بھی ہماری ہولناک آتشباری نے آن کی آن میں تہس نہس کر دیا۔ دشمن کی سپاہ کا نقصان کثیر اور شدید تھا۔ ہم دیگر مقامات میں جنگی محاذ پر آگے بڑھ گئے ہیں اور کانٹالمیسن کے شمال مغرب میں ہم نے بہت سی توپیں اور سینکڑوں قیدی گرفتار کر لئے فلانڈرز فرنٹ پر دشمن کا توپ خانہ زوروں پر تھا خصوصاً ہوگ میں

لنڈن ۱۰ جولائی۔ رائٹر کے نامندہ مقیمی ہیڈکوارٹرز نے رائیل فلائنگ کارپس کے کام کا جو انہوں نے سوم پر کیا تھا بڑی تعریف کی ہے۔ جو کہتا ہے کہ کرۂ ہوائیہ پر ہمارا قبضہ کبھی بھی ایسا نہیں تھا جیسا مکمل طور پر آج ہے۔ حال ہی میں جو زد دشمن کے ہوائی جہازوں پر پڑی ہے اُس سے دشمن کے ہوائی جہاز کچھ گھسیانے سے ہو گئے ہیں اور ہمارے ہوائی جہازوں نے جرمن کا ایسا تعاقب کیا ہے کہ دشمن کے ہوائی جہاز یہ دریافت کرنے کے قابل ہی نہیں رہے کہ ہمارا موجودہ جارحانہ حملہ کہاں پر ہونے والا ہے۔ ہماری پوزیشن ایسی ہے کہ فلائنگ کارپس فی الاصل اُن کا جاسوسی میں بالکل کسی قسم کی رکاوٹ اور تکلیف کا متحمل نہیں ہو سکتا سوا اُن کے جو ہوا میں چلنے والی توپوں سے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ جنرل ہیگ رپورٹ دیتا ہے کہ سہ پہر کو پچھلے سر تو وہ حملہ کے نتیجہ میں سخت سپاہ کے نقصان کے ساتھ جنگل ٹرونس میں گھس جانے میں کامیاب ہو گئے جنگل میں جنگ جاری ہے۔ اور زیادہ مغرب میں ہم نے میٹز جنگل پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں دشمن کے مدافعانہ حملات ہماری کوششوں کے خلاف متواتر ہوتے رہے۔ ہم نے اوورلیر اور لابیسے کے مشرق میں بہت سی زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے خاص مرکزوں پر اور سامان جنگ کے ذخائر پر اور ہوائی جہازوں کے کارخانوں اور شیڈوں پر کامیابی کے ساتھ بم پھینکے۔ متعدد ہوائی جنگ بھی ہوئیں جن میں متعدد ہوائی جہاز دشمن کے خراب اور پسپا کر دیئے

لنڈن ۱۰ جولائی پیرس ۱۰ اس سہ پہر کے کمیونیک میں مندرج ہے کہ ہم نے باریو اور لامیسونٹ کے درمیان خندقوں کی ایک قطار لے لی اور ان میں ۹۵۰ غیر زخمی قیدی پکڑ لئے۔ سوم کے شمال میں رات امن چین رہا۔ پالسو میٹر خندقیں تپٹ منسل کے مغرب میں لے لیں۔ چٹن کورٹ فلیوری اور لالا لونی میں گولہ باری جاری ہے۔

لنڈن ۱۰ جولائی بیچر کا سر بجانا بڑا اہم ہے۔ یہاں سے فرانسیسی پیرون سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جو شمال اور جنوبی جرمن راہ و ربط میں جائے ارتقام ہے۔ جہاں سے بڑی سڑک اور ریلوں کے ذریعہ سے دشمن کی ضروری مقام پر بہت جلدی کمک پہنچ سکتی تھی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی سرفرازی

(۱)

"اسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا۔ اور اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلےٰ ہے۔ تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا ٹکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو۔ خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔ اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے۔ کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔" (فلپیوں ۲: ۹ سے ۱۱) اس جگہ مقدس پولوس رسول مسیح کی فرمانبرداری اور اپنے آپ کو پست کر ڈالنے والی محبت سے اُس فتح مندی اور حکومت کیجانب عود کرتا ہے جو خداوند یسوع مسیح نے ایسی حالت اور مزاج میں ہو کر حاصل کی۔ رسول کا یہ اشارہ مسیح کے مردوں میں سے زندہ ہو کر آسمان پر صعود کر جانے۔ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے مسیح کے آخری دن پر بہ حیثیت جلال یافتہ نجات دہندہ ظاہر ہونے کی طرف ہے۔ اس وقت بلا کم و کاست کامل طور پر اور بلاشک و شبہ اظہر من الشمس کر دیا جائے گا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مسیح ہی کو دیا گیا ہے۔ (متی ۲۸: ۱۸) بنی نوع انسان کا یہ قدیم اور عالمگیر یقین ہے۔ کہ آخر نیکی (بھلائی) ہی کی فتح ہے۔ اور تمام قوموں کا عقیدہ اور انتظار ہے کہ دنیا کے آخر میں ایک ایسا شخص آئے گا۔ جو قوت وری سے دنیا پر حکمرانی کریگا۔ اور اس کے زمانہ میں صلح اور امن اور خوشی اور راستبازی سے دنیا معمور ہوگی۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کلکی اوتار اس دنیا میں مبعوث ہوگا اور دنیا پر اس کی حکومت مطلق اور عالمگیر ہوگی۔ اور وہ اس دنیا میں صلح و سلامتی سے حکومت اور سلطنت کرے گا۔ اُس وقت ست جگ ہوگا۔ مگر مقدس کلام بائبل میں وہ کل اور فاتح اور حکمران اسرائیل کی امید صلح کے شہزادہ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ یہ وہ بادشاہ ہوگا جس کی سلطنت کی انتہا نہ ہوگی۔ اور وہ حکومت کرے گا جب تک کہ اپنے دشمنوں کو اپنے پاؤں کی چوکی بنائے۔ (زبور ۱۱۰: ۱) خداوند مسیح پلاطس کے سوال کے جواب میں فرماتا ہے۔ "تو خود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔" (یوحنا ۱۸: ۳۷) مسیح خود جانتا ہے۔ کہ حکومت اور اختیار میرا ہے۔ اگرچہ وہ پلاطس کے سامنے مجرم کی حیثیت میں اور کانٹوں کا تاج پہنے کھڑا تھا۔ اور لوگ اُس کا مضحکہ اڑا رہے تھے مسیح جانتا تھا کہ مستقبل اس کے حق میں ہے۔ جو تاثیرات اس سے صادر ہونگی اُن کی انتہا نہ ہوگی تاکہ ہر زمانہ اور ہر قوم کے ہر افراد تک ان کا امتداد ہوتا رہے گا۔ وہ جانتا تھا کہ اگرچہ میں اس وقت اس پست حالی اور بعث مجرمانہ حیثیت میں ہوں۔ مگر آخر کار میں ہی نے دنیا کو خلاصی دینا اور اس کا انصاف اور اس پر حکومت کرنا ہے۔ اُس کے زمینی سفر کے عین ابتدائی لمحہ ہی سے اُس کی زندگی کا ہر ایک لحظہ اس کی شاہی قدرت اور مرتبت سے روشن اور درخشاں تھا حتے کہ اپنے دکھوں اور مصائب میں بھی دنیا کی عدالت کرنے اور خلاصی بخشنے میں اپنی شاہی قدرت اور اختیار کا لاثانی اظہار کیا۔ مگر بہ حیثیت بادشاہ کے وہ صرف اسی وقت پورے طور پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُس نے زمین پر خداوند کے راستباز خادم ہونے کی حیثیت میں اپنے کام کو پورا کر دیا ہے۔ اس امر کی تصدیق میں خداوند نے اپنی بابت خود اپنے رسولوں سے فرمایا ہے کہ "کیا مسیح کو یہ دکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟" (لوقا ۲۴: ۲۶) اپنے صعود سماوی اور باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے سے وہ نہ صرف مبارک حالی کی بادشاہت بلکہ جلال کی بادشاہت کا نمونہ بن گیا۔ جو لوگ مسیح کی سرفرازی کے عجائبات سے انکار کرتے ہیں۔ وہ ویسے ہی بیجا اس کی پست حالی کے عجوبہ کے انکاری ہیں۔ اور جو اگرچہ وہ اپنے آپ میں موافق ہیں۔ اور اُن کا بیان آپس میں موافق ہے تو بھی اس بات سے بھی انکار کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا۔

مؤثر دعا خداوند مسیح کے نام سے جو دعا مانگی جاتی ہے وہ خداوند مسیح کے وعدہ کے مطابق کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو میرے نام سے تم کو دیگا" (یوحنا ۱۶: ۲۳) سنی جاتی اور مقبول ہوتی ہے یہ اپنا کئی مرتبہ کا ذاتی تجربہ ہے جس کے لئے خدا باپ کا لاکھ لاکھ شکر ہو اور اکثر مسیحی بھائیوں کا بھی اُمید ہے کہ ضرور ہی تجربہ ہوگا۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ دعا مانگنے والے کا بھروسہ خداوند مسیح کے ذریعہ خدا پر ہے اور خدا کی رحمت کا سایہ دعا مانگنے والے پر ہے۔

جن صاحبان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور زیادہ اُس سے محبت کریں۔ اور زیادہ اُس کی تابعداری اور تعظیم کریں۔ اور زیادہ اس کی خدمت میں بہہ تن مصروف رہیں۔ کسی دشمن کے زور سے نہ ڈریں۔ اس قبولیت دعا اور شکرگزاری اور تعریف میں مشغول اور خوش رہیں۔ قربت الٰہی کے نہایت ہی مشتاق اور آرزومند اور ملتجی رہیں۔ اُس کی رفاقت کے نہایت شائق اور امیدوار رہیں۔ کسی انسان پر بھروسہ نہ رکھیں۔ لعنت ہے اُس آدمی پر جو انسان پر بھروسہ رکھتا ہے۔"

موثر دعا کی مثال

ادعیہ ماثورہ کی اپنی اور غیروں کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جن سے دل شاد اور روح مسرور ہوتی ہے۔ منجملہ اُن کے حال ہی میں مانچسٹر کے بشپ صاحب نے دعا کے ایجاب کا ذیل کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ غریب جھونپڑی میں رہنے والے کے ہاں ایک روز کھانے کو روٹی بالکل نہ تھی۔ بچوں کا باپ مزدوری کی تلاش میں کہیں باہر چلا گیا۔ اور پیچھے اپنی چھوٹی بیٹی کی تجویز اور تحریک پر والدہ نے میز لگائی۔ ماں بیٹی دونوں میز کے پاس گھٹنے ٹیک کر دعا میں مشغول ہو گئیں۔ اور دعا کی کہ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس لڑکی کا باپ باہر سے واپس آ گیا۔ اور ایک شلنگ اس نے میز پر ڈال دی اور بیان کیا کہ بوڑھا مجھے ملا تھا۔ اُس نے مجھے یہ نقد دیا اور کام دینے کا بھی وعدہ کیا۔ جب باپ بیٹی کے نوٹ ملائے گئے تو خوراک کے لئے دعا مانگنے کا اور شلنگ ملنے کا وقت دونوں ایک ہی نکلے۔

موجودہ جنگ کی دوسری سالگرہ

۴ اگست سنہ رواں کو کل سلطنت برطانیہ میں موجودہ جنگ کی دوسری سالگرہ منائی جائے گی۔ اور لوگوں کی اس تجویز اور ارادہ پر زور دیئے جانے کے لئے تصریحات اور توضیحات منکشف کیجائیں گی کہ تا حصول فتح جنگ برابر جاری رہے گی۔ گذشتہ سال کے ماہ اگست کی مثل جبکہ مسٹر بلیفور خاص مقرر تھا۔ امسال بھی بمنظوری وزیراعظم لندن اوپیرا ہاؤس میں ایک بڑا جلسہ اہم ہوگا۔ اسی قسم کے اجلاس صوبجات میں بھی منعقد ہوں گے۔ کل انتظام سنٹرل کمیٹی فار نیشنل پیٹریوٹک آرگنیزیشنز کے زیر نگرانی اور ماتحت ہوگا۔ اور ہر میٹنگ میں جو رزولیوشن پاس ہوگا وہ اس مضمون پر ہے کہ جنگ صالح کے اعلان کی دوسری سالگرہ پر اہالیان شہر کا یہ اجلاس اپنا مستقل اور مصمم ارادہ اس امر کا قلمبند کرتا ہے کہ یہ جنگ فتحمند انجام تک برابر جاری رہیگا۔ تاکہ آزادگی اور انصاف کے اُن اعلےٰ تصورات (کمالات) کو ہاتھ سے نہ جانے دے جو اتحادیوں کا مشترکہ اور مقدس عندیہ ہے۔

مسز اینی بیسنٹ کے نام گورنمنٹ بمبئی کا حکم

مسز اینی بیسنٹ کے نام گورنمنٹ بمبئی نے یہ حکم صادر فرمایا ہے۔

"جس حال کہ گورنر بہ اجلاس کونسل کی رائے میں اس امر کے یقین کرلینے کی معقول وجوہات موجود ہیں کہ مسز بیسنٹ نے ایسے طریق پر عمل کیا ہے۔ اور عمل کرنے والی ہے جو امن عامہ کا مخل ہے۔ اس لئے اب گورنر صاحب بہادر بہ اجلاس کونسل و بہ اختیارات موصولہ و محصلہ بذریعہ ڈیفنس آف انڈیا (کانسولیڈیشن) قواعد ۱۹۱۵ء کی دفعہ ۳ کے جیساکہ دسمبر ۱۹۱۵ء کے لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ نمبر ۴۶ میں گورنمنٹ ہند کے اشتہار میں مشتہر ہوچکا ہے۔ ہدایت دینے پر رضامند ہیں کہ مذکرہ بالا مسز بیسنٹ تا مزید نفاذ احکام گورنمنٹ احاطہ بمبئی میں نہ تو بود و باش کرے اور نہ عارضی طور پر ہی رہے۔ اور کہ مذکرہ بالا مسز بیسنٹ بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیجاتی ہے۔ کہ اگر دیدہ دانستہ وہ اس حکم سے متجاوز ہوگی تو وہ اُس قید کی مستوجب ہوگی جس کی وسعت میعاد ۳ سال تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ کی بھی سزاوار ہوگی۔" مورخہ ۲۹ جون۔ بحکم ہز ایکسیلینسی دی رائٹ آنریبل دی گورنر آف بمبئی ان کونسل۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ

انگریزی فوج کی پیش قدمی

۹ جولائی تار آمدہ از لندن مظہر ہے۔ کہ رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیمی انگریزی صدر مقامات سنیچر کی شام کو تار دیتا ہوا اور پیش قدمی پر ایک نظرثانی کرتا ہوا کہتا ہے۔ کہ ہم البرٹ اور دریائے سوم کے درمیان جرمن کے بیرونی قلعوں میں جا گھسے ہیں۔ ہماری پیشقدمی کا عمیق ترین عمق تین میل کا ہے۔ مونٹاؤبن۔ فریکورٹ اور میتز گاؤں پر ہمارا پورا پورا قبضہ ہے۔

اور کانٹلمیئن کے مضافات پر ہم حاوی ہیں۔ اور منعد دامین کے مقامات پر جو صف آرائی کے نقطہ خیال بڑے اہم ہیں۔ ہم اُن پر بھی قابض اور مستحکم ہیں۔ ہم نے چھ ہزار سے زیادہ آدمی ۲۱ توپیں ۱۵ کلدار توپیں وغیرہ دشمن سے لی ہیں۔ دشمن کے نقصانات ہیبت ناک ہیں۔ مثلاً پروشین گارڈس کے تیسرے ڈویژن کے بقایا آدمی واپس کر دئے گئے ہیں گویا کہ وہ تھکے اور ناموزوں ہیں۔ اسیران جنگ کہتے ہیں۔ کہ گارڈس کا جن میں افسر بھی شامل ہیں اخلاق متزلزل ہے۔ برطانیہ کا جوش اور طبیعت عجیب ہے۔ اگرچہ زمین دلدلی تھی تو بھی حملہ میں آوارگی بہت ہی کم تھی اور وہ دشمن کے بہت ہی نزدیک مقیم ہونے کے نہایت ہی مشتاق تھے۔ ہماری پیشقدمی اور اُمیدوں سے اطمینان قلبی میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے۔

ہمارے عام ماکولات میں معدنی غذایت کی قلت

امریکہ کے ایک علمی محکمہ میں تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ انسان کی عام خوراک گوشت وغیرہ میں معدنی غذایت بہت ہی پائی جاتی ہے۔ مثلاً کیلسیوم۔ فاسفورس اور لوہے کی اُن میں بہت کمی ہوتی ہے۔ برعکس اُن کے دودھ انڈوں۔ نباتات اور پھلوں میں کیلسیوم کثرت سے ہوتا ہے۔ دودھ۔ انڈوں سخت پوست کے مغزدار میووں مٹر وغیرہ۔ پھلیوں اور اناج میں فاسفورس بہتات سے پایا جاتا ہے۔ گائے کے گوشت انڈوں۔ زرد آلو یا بیر۔ مٹر۔ پھلیوں۔ سبز ترکاریوں خاصکر پالک وغیرہ ساگ پات میں لوہا کثرت سے ہوتا ہے۔ جن خوراک میں معدنی غذایت بہت کم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ چاول ولیا۔ سفید آٹا۔ چھنا ہوا دانہ دیگر نباتی خوراک جو ایسے دانوں یا پھلوں سے بنتی ہوں جن پر موٹا سخت چھلکا نہیں ہوتا۔ نباتی خوراک اور دودھ کا استعمال کثرت سے رکھنا چاہیئے۔ خصوصاً بچوں کو۔

ڈاکٹر فوربس جو اس محکمہ کے چیف ہیں کہتے ہیں۔ کہ دودھ کو پتلا اور کم طاقت کرنے کے لئے اس میں پانی کی بہ نسبت ماراللبن بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے دودھ کی معدنی غذایت کم نہیں ہوتی۔ یہ ماراللبن پاؤڈر (سفوف) سے بنایا جاتا ہے۔ سوڈیم سائٹریٹ (ایک اونس دودھ میں ایک گرین ہوتا ہے۔) اسے انسان کے اندر ہضم کرنے والی چیز معدہ میں پہنچتی ہے۔ اور دہی کی قسم کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اس کی بچوں کو اشد ضرورت ہوتی ہے۔ جن میں چربی ہضم کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ ماراللبن ان بچوں کے بخار کے لئے بالخصوص مفید ہے جو شیر خواری کی عمر سے تجاوز کر گئے ہوں۔ ماراللبن کو انڈے کی سفیدی یا نارنگی کے رس میں آمیز کر کے کھانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

فرانسیسی اسیران جنگ کے ساتھ جرمن کا برتاؤ

سخت زخمی اور سولین اسیران جنگ جو جرمنی سے فرانس کو واپس جا رہے ہیں وہاں کے جرمنی برتاؤ کا ذکر قسمیہ کرتے ہیں کہ وہاں اسیران جنگ کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا جاتا ہے۔ ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ایک قیدی کو دو سے پانچ گھنٹوں کے عرصہ تک ٹکٹکی سے باندھا گیا۔ صرف اُس کے پاؤں کے انگوٹھے ہی قدرے زمین سے لگے ہوئے تھے اور اس کا سر پیچھے کو گرایا ہوا تھا۔ شہر میرسبرگ میں ۱۸۹ انفنٹری رجمنٹ کے ایک سپاہی کو فوجی خدمات کرنے کے انکار پر کلائیوں سے باندھ کر دو گھنٹے تک ایک شہتیر سے لٹکا دیا گیا۔ جرمن لوگ قیدیوں کو نہایت مکروہ اور سائنٹیفک طور پر ایذا پہنچا رہے ہیں۔ اس سبب سے کہ وہ اپنے وطن کے خلاف کسی قسم کا کام کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ فرڈ شیفیلڈ میں جو چھاؤنی ہے۔ وہاں کے قیدیوں کو دریائے رائین کے کنارہ کے کنکروں پر بالکل ننگے پاؤں صرف ایک ہی کرتے میں سات ساعت تک کھڑے رہنے پر مجبور کیا۔ مشید میں ایک ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ ۷۰۰ روسی فرانسیسی محاذ پر سے واپس آئے تھے جہاں پر رات دن خندقیں کھودنے کے کام میں لگائے گئے تھے۔ اور چابکوں سے انہیں درست کیا جاتا تھا۔ بعضوں کو کام سے ذرا بھی انکار کرنے پر بندوق کا نشانہ بنا دیا جاتا تھا۔ چار ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ جب وہ وہاں سے واپس آئے تھے تو ان کی تعداد ۱۸۰۰ کی تھی۔ مگر اب ان میں سے صرف ۷۰۰ رہ گئے ہیں۔ اور ان کی بھی جسمانی حالت اور صحت نہایت ردی

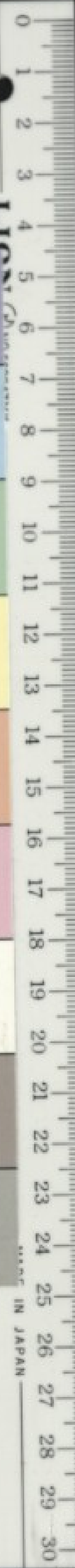
ہے۔ الغرض کہاں تک ان زیادتیوں۔ اور جوروتشدد کا بیان کیا جائے۔ جو جرمن گورنمنٹ اپنے اسیران جنگ پر روا رکھتی ہے مسیحی مذہب سے قطع نظر ایسا وحشیانہ سلوک بنی نوع انسان کے ساتھ تو کیا حیوانوں کے ساتھ بھی اخلاقاً ناجائز اور مکروہ ہے تاریخ بتاتی ہے کہ سلطنت سلاطین کے ہاتھوں سے اسی وقت جاتی ہے۔ جب وہ اپنی رعایا پر ظلم اور بے انصافی سے برتاؤ کرتے ہیں۔ ایسے علم اور تہذیب پر سوائے افسوس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

مصری آثار قدیمہ کی ایک بیشقیمت دریافت

مصر میں شہر وندیہ کے قریب سے بہت سی پرانی پرانی چیزیں زمین کے اندر سے کھود کر نکالی گئی ہیں۔ جن سے قبل از مسیح ۵۰۰۰ سے سنہ ء تک تاریخ پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔ پنسلوینیہ واقعہ امریکہ کی یونیورسٹی میوزیم کی رپورٹ سے جو اس یونیورسٹی کی مصر مہم کے ڈائرکٹر ڈاکٹر سی۔ ایس فشر صاحب نے دی ہے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہار دستیاب ہوا ہے۔ جس میں بیشقیمت سرخ رنگ کے پتھر کے منکے پروئے ہوئے ہیں۔ اور ان منکوں پر مصری بادشاہ سیوسٹرس کے کارٹوش کندہ ہیں کہتے ہیں کہ یہ کندہ کئے ہوئے منکے سب سے پہلے ہیں جو مصر میں پائے گئے ہیں۔ ان سے پہلے کبھی ایسے منکے مصر میں دستیاب نہیں ہوئے۔ یونیورسٹی کے علمائے آثار قدیمہ اس دریافت کو نہایت بیش بہا سمجھتے ہیں۔ یہ ہار ایک جوان عورت کی مورت کے گلے میں پڑا ہوا ملا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس ہار کو سیوسٹرس نامے ایک بڑے بادشاہ کی بیٹی نے پہنا تھا اور یہ بادشاہ مصر کے بادشاہوں کے بارھویں خاندان کے ایک فرعون سے مشابہ اور مشخص کیا جاتا ہے۔ جو ۳۰۰۰ برس قبل از مسیح زندہ تھا۔ ڈاکٹر فشر نے اور بھی دریافتوں کی رپورٹ دی ہے۔ جن میں سے نصف پر مصری گورنمنٹ نے دعوے کیا تھا ان میں ایک لاجورد پتھر کا مینڈک ہے جس کی آنکھیں سونے کی بنی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی برنجی چیزیں۔ بانسوسٹی کی چیزیں بنی ہوئی اور کچھ مٹی پتھر کی تختیاں وغیرہ متفرق زمانوں کے بڑے بڑے آدمیوں کی قبروں سے نکالی گئی ہیں۔ یہ تختیاں اور گول گول لوندے مقبروں کے اندر سے ملے ہیں۔ اور ان پر مدفون آدمیوں کی حیات کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ اور مخروطی حروف میں ان کے کارنامے درج ہیں۔ قدیم ترین قبروں میں جو غالباً سات ہزار برس کی پرانی ہیں۔ گائے یا بچھڑے کے پہلو میں انسان کے بچے مدفون ملے ہیں۔ ایک موقعہ پر ایک بڑے سے مرتبان میں ایک بچہ انسان کا اور ایک کتا رکھا ہوا مدفون پایا گیا۔ برنجی چیزوں میں بہت سے آئینہ منہ دیکھنے کے مستورات کی قبروں میں سے ملے ہیں۔ علمائے آثار قدیمہ گمان کرتے ہیں کہ ان چیزوں کا بھی موت کے وقت مہیا کیا جانا ضروری متصور ہوتا تھا ایک قبر میں جو کم از کم چار ہزار سال کی پرانی ہے کھجوروں کا ایک خوشہ پایا گیا ہے۔ جو خشک تو ہو گیا ہے مگر بسہولیت شناخت ہو سکتا ہے۔

برطانوی فوج میں وائی ایم سی۔ اے کا کام

مشرقی افریقہ اور میسوپوٹامیہ میں فوجی کام کے لئے وائی ایم سی۔ اے کو خیموں کی اشد ضرورت ہے۔ منشایہ ہے کہ ان خیموں میں بڑی تعداد میں فوج رات کے وقت کونسرٹ۔ بائسکوپ تماشہ اور لکچروں سے تفریح اور حظ اٹھائے اور اخلاقی سبق سیکھے۔ یہ لکچر ایک جم غفیر کے روبرو ہفتہ میں کئی مرتبہ ہوا کرتے ہیں۔ دن کو فوج ان خیموں میں مختلف اقسام کی کھیل کھیلتے۔ کتابیں۔ اخبارات پڑھتے ہیں۔ خط وکتابت کرتے کرواتے اور کئی طرح سے تفریح کرتے ہیں۔ اس طرح روزمرہ ہزاروں کی رات دن ضرورتیں پوری ہوتی رہتی اور ہزاروں گمزدہ اور غمزدہ قوت اور تسلی پاتے رہتے ہیں۔ جنگ کے شروع میں ۴۰ یا ۶۰ خیمے کارخانوں یا فوجی سازکی کمپنیوں کی جانب سے موصول ہوئے تھے۔ مگر سارا کچھ گورنمنٹ کی جانب سے آتا ہے۔ پس ایسوسی ایشن کا سارا دارومدار یا تو ایسی ہی کمپنیوں پر ہے۔ یا شخصی عطیات اور چندوں پر جو ایسے ایسے خیمے وائی ایم سی اے کو بھیج سکتے ہیں اور یہ ایسوسی ایشن ایسے خیموں کے مالکان سے بڑی امید اپیل کرتی ہے۔ جوان کی یہ مرادیں بر لائیں اور ساتھ ہی یہ کہنے کی ضرورت بھی معلوم نہیں ہوتی کہ جو صاحب ایسوسی ایشن کی ایسی ضروریات کو رفع کرتے ہیں وہ واقعی گورنمنٹ کی طرف سے امداد کی مستحق ہیں۔



مراسلات

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم۔ اے۔ ایم آر اے ایس کی کتاب سرچشمہ مذاہب پر ریویو

لہذا بابو صاحب اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ نام ویدوں میں سے۔ لئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ بابو صاحب کے خیال میں وید ژند اوستہ سے زیادہ قدیم ہیں۔ لیکن اگر ہم این سائکلوپیڈیا برٹینکا اور ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ کے ساتھ یہ مانیں کہ پارسیوں کی گاتھاز سے قدیم تر الہامی روایات اور وید کسی زمانہ قدیم میں ایک ہی مجموعہ تھا۔ اور جب یہ لوگ آپس سے جدا ہو گئے تو مجموعہ میں بھی جدائی ہو گئی۔ لیکن چونکہ ابتدا میں یہ ایک ہی قوم کا مذہب تھا۔ یا جماعتی مذہب تھا۔ پس وہ مشترک نام۔ اور مذہبی تعلیمات۔ و رسومات۔ دونوں میں موجود رہ گئے۔ لہذا ایسہ مشابہتیں تعجب انگیز نہیں ہیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ ویدوں سے پارسیوں نے لیا۔ یا ویدوں سے گاتھاؤں نے لیا۔ آپ کی دوسری دلیل اس امر پر مبنی ہے۔ کہ چند شہروں اور دریاؤں کے نام فارس اور ہندوستان میں مشترک ہیں۔ لہذا ایسہ نام ہندوستان سے جب پارسی فارس میں آباد ہونے کو چلے گئے تو وہاں جاکر فارسی حرفوں کی تبدیلی کے ساتھ انہوں نے ان ناموں کو فارس میں جاکر شہروں اور دریاؤں کی نسبت استعمال کیا۔ مثلاً فرات کی نسبت فرماتے ہیں کہ یہ لفظ بھارت سے لیا گیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ لیا گیا ہے یا نہیں۔ لیکن بابو صاحب اگر کوئی کہے کہ آریہ فارس یا اس کے پاس کے ملکوں سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئے۔ جیسا کہ زمانہ حال کی یورپین تحقیقات سے صاف ظاہر ہے۔ اور اس لئے انہوں نے ہندوستان میں آکر فارسی حرفوں کی تبدیلی کے ساتھ وہی نام رکھ دیئے۔ جبکہ وہ سنٹرل ایشیا سے ہندوستان میں آکر آباد ہوئے۔ تو آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ جب تک یہ تھیوری قائم رہتی ہے۔ کہ آریہ سنٹرل ایشیا۔ یا بیکٹریا۔ یا ایران سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئے۔ اُس وقت تک آپ کی اور آپ کے ہم خیالوں کی منطق ناقص ہے۔

(۴) ہماری چوتھی دلیل بھی سرچشمہ مذاہب پر مبنی ہے۔ چنانچہ ہم سرچشمہ مذاہب کے اردو ترجمہ صفحہ ۱۷۷ سے ایک پارسی عالم خورشید جی کی رائے سے چند فقرہ اپنے دعوےٰ کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے صاحب خود ہی فرماتے ہیں کہ ویدک اور زردشتی مذاہب کے ابتدائی اتحاد پر ایک پارسی مصنف کی رائے کو درج کرنے کے بعد ہم اس باب کو ختم کریں گے۔ اب دیکھئے وہ پارسی صاحب یوں فرماتے ہیں کہ:

خالص ویدک دھرم اور خالص زردشتی مذہب ایک ہی ہیں۔ دین زردشتی ان خرابیوں اور توہمات کے خلاف اصلاحی بغاوت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جنہوں نے ویدک صداقتوں پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ اور جنہوں نے پروہت منڈلی اور مطلق العنان بادشاہوں کی مقصد براری کے لئے خالص مذہب کی جگہ چھین لی تھی۔ ست زردست نے دور دراز کے قدیم زمانہ میں وہی کام کیا جو مہاتما بدھ نے اُن کے بعد کیا۔ اب ناظرین معلوم نہیں کہ بابو صاحب کا اس اقتباس سے کیا مطلب ہے۔ خیر اُن کا جو کچھ مطلب ہو۔ مگر بابو صاحب کی عنایت سے پارسی صاحب کا بیان ہمارے دعوے کی پوری پوری تائید کرتا ہے۔ چنانچہ ناظرین فقرات مندرجہ ذیل پر غور فرمائیں کہ خالص ویدک دھرم اور خالص زردشتی مذہب ایک ہی ہیں۔ اور پھر یہ کہ زردشت صاحب ویدک دھرم کے قدیم زمانہ میں محض مصلح تھے۔ جیسا کہ مہاتما بدھ پچھلے زمانہ میں۔ پس ان فقرات و الفاظ مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ہمارے دعوے کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ یہ دونوں مذاہب زمانہ قدیم میں جماعتی مذہب تھے۔ اور زردشت نے اپنے قدیم مذہب کی جو جماعتی مذہب تھا اصلاح کی۔ مگر یاد رہے کہ بات اسی صورت میں مانی جا سکتی ہے۔ جب ہم اس بات کو قبول کریں کہ گاتھاز یا اُس کے متعلق قدیم روایات اور وید دونوں کسی زمانہ قدیم میں ایک ہی مجموعہ تھا۔ اور بعد کو یہ مجموعہ آپس کی جدائی کے باعث سے کسیقدر مختلف ہو گیا۔ اور ان میں بھی رفتہ رفتہ اختلاف پڑ گیا۔ مگر چونکہ ابتدا میں یہ ایک ہی قوم کا مذہب تھا۔ یا جماعتی مذہب تھا۔ پس مشترک خیالات مذہبی اور نام۔ اور الفاظ اب تک دونوں مذاہب میں باقی ہیں۔ یا موجود چلے آتے ہیں۔

تمام شد

راقم۔ جے مکلین۔ عرف۔
جے۔ ایم۔ غلام مسیح۔
از بہن پوری۔

کیلاش پربت

جب میں دوبارہ اس پہاڑ سے گشت کرکے واپس آیا۔ بہت کوشش کی کہ وہاں کے حالات لکھوں۔ پر موقعہ نہ ملا۔ اور اب بھی ہمالیہ کے دیہاتوں میں دورہ کر رہا ہوں۔ اس لئے فرصت نہیں کہ زیادہ کیفیت لکھوں۔ صرف چند ایک باتیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ ہندو شاستروں میں کیلاش کا اکثر ذکر پایا جاتا ہے۔ واقعی ایک عجیب مقام ہے۔ قدیم رشیوں نے بھی اسکی خوبصورتی اور دلکش نظاروں سے متاثر ہوکر اس کی گردنواح میں قیام پسند کیا۔ اور چونکہ بائیبل بھی پہاڑی ملک میں لکھی گئی۔ اس لئے اکثر اس میں پہاڑی نظیروں اور چیزوں کا ذکر آیا ہے۔ بائیبل کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے پہاڑ ایک اعلےٰ درجے کا مفسر ہے۔ کیونکہ جس نے ان آیات کا مطالعہ کیا۔ کہ مجھے دھو کہ میں برف سے سفید ہوجاؤں۔ اور جس طرح ہرنی پانی کے سوتوں کی پیاسی ہے۔ اسی طرح میری روح تیری پیاسی ہے۔ وغیرہ۔ گویا بکھنے والا برف اور سوتا گر دیکھکر اثر پذیر ہوا۔ اور دعا کی۔ تو جس نے قدرتی سفید برف اور نہایت شفاف شیریں اور ٹھنڈے پانی کے چشموں کو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ وہ کیونکر اُن کی عظمت کا اندازہ کرکے مصنف کا ہمزباں ہوکر یہ دعا کر سکتا ہے۔ اور فلاسفروں اور حکما کی تحریر و تقریر کو سمجھنے کے تو پہلے اُن کی اصطلاحات کا علم ہونا لازم ہے۔ لیکن خدا کی کتاب فطرت کو سمجھنے کے لئے بینائی ہی کافی ہے سے

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اور ندی نالوں چشموں پتھروں پہاڑوں پھولوں کی زبردست تقریر سنگدل کو بھی موم کر دیتی ہے بشرطیکہ کان کھلے ہوں۔ کل مخلوق باواز بلند خدا کی تعریف کرتی نظر آتی ہے۔ یہ نظارہ دیکھکر کمبخت انسان کی حالت پر رونا آتا ہے کہ بے زبان مخلوق تو نفس جنس کر شکر گذاری کے ساتھ اس کی بڑائی کرتی ہے پر انسان جس کو آدھ فٹ لمبی زبان عطا ہوئی ہے جسکے سیکر کر میٹھا ہے۔ اے انسان چرب زبان تو بیہودہ گوئی کے لئے تو لیسان ہے۔ پر اپنے خالق و مالک کی حمد کے لئے بے زبان ہے۔ افسوس صد افسوس۔

کیلاش اور راستے میں جو چیزیں دیکھنے میں آئیں اُن میں سے چند ایک یہ ہیں:-

۱- کئی اقسام کے خوبصورت اور خوشبودار پھول جو اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتے اور اُنکی تاثیریں عجیب ہیں۔

۲- ایک چٹان پر سلاجیت جو بڑی قیمتی اور مقوی شے ہے۔ لوگ اُس کو دیکھکر ترستے ہی رہ گئے۔ کیونکہ کوشش تو بہت کی مگر وہاں تک پہونچ نہ ہو سکا۔ بڑی خطرناک جگہ تھی۔ اس وقت خیال آیا کہ اسی طرح لوگوں نے اور بہاں ریاضت کرنے والوں نے نجات پانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی اور اپنے تئیں خطرات میں ڈالا اور ڈالتے ہیں پر نہیں پا سکتے۔ اس لئے خداوند خود آسمان سے اُترا کہ ہم جو اپنی کوشش سے نجات حاصل نہیں کر سکتے اُس کے فضل سے بچکر اور اُس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے آسمان میں پہنچ جائیں۔

۳- ایک کیڑا جو لیسدار چیز سے چھوٹی لکڑیوں کو جوڑ اپنا گھر بنا لیتا ہے۔ اور دم کے ساتھ چپکا کر ہمیشہ ساتھ لئے پھرتا ہے۔ جب دھوپ بارش یا کوئی دشمن حملہ آور ہوتا ہے۔ تو وہ فوراً اُس میں گھس کر بچ جاتا ہے۔ ایسا ہی وہ مسیحی ہے جو ہمیشہ خداوند سے لپٹا رہتا ہے۔ کیونکہ مصیبت و خطرہ کے وقت وہ اس میں چھپ رہتا ہے۔ اور شیطان کے جلتے تیروں و حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

۴- ایک بوٹی جو رات کو مثل جگنو کے روشن ہوتی ہے۔ اسی طور سے ہر ایک سچا مسیحی سرسبز بوٹی وہ اور تاریک دنیا میں مثل یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ جو گنہگاروں کو راہ راست دکھاتا ہے۔

۵- جب میں ایک اونچے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ تو نیچے کیا دیکھتا ہوں کہ ساری وادی بادلوں سے بھری ہے۔ اور بجلی بڑے زور سے کڑک رہی ہے۔ دل میں خوف پیدا ہوا لیکن یہ دیکھکر کہ میں بلندی پر ہوں۔ اور بجلی نیچے ہے۔ بڑی تسلی و اطمینان سے یہ نظارہ دیکھتا رہا۔ خوف تو اُس حالت میں ہوتا اگر میں نیچے ہوتا۔ کیونکہ بجلی سے ہلاکت کا خطرہ تھا ویسے شیطان بجلی کی طرح آسمان سے گرا ہے۔ لوقا ۱۰: ۱۸۔ کہ بہتوں کو ہلاک کرے۔ مگر جن کی زندگیاں خدا میں چھپی ہیں۔ یا جن کو خدا نے دنیا میں رہتے ہوئے مسیح میں شامل کرکے بلندی پر یا آسمانی مقاموں پر بٹھایا ہے۔ افسیوں ۲: ۶- اُن کا شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ ہلاکت کا خطرہ اُن کو ہے جو نیچے ہیں یعنے دنیا ہی کے ہوگئے۔

۶- ایک شخص کو دیکھا جو درخت پر چڑھ کر شہد کا چھتہ توڑ رہا تھا۔ مکھیوں نے اس قدر کاٹا کہ وہ بے چین ہوکے نیچے گر پڑا اور فوراً مر گیا۔ ایسے ہی نفسانی آدمی ہیں۔ جو لذات نفسانی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ آخر ہیں



ملاقات جو شل مکھیوں کے شہد جمع کرتی ہیں ڈونک مار کر نفسانی آدمی کو زندگی کے پیڑ سے نیچے گرا کر ہلاک کر دیں گی۔

۷۔ ایک مسیحی مہرشی جو یہاں ایک غار یعنے گپھا میں رہتا ہے۔ کسی قدر تو اس کا بیان پیشتر لکھا جا چکا ہے۔ اور اب مفصل طور پر دوسری ملاقات کا معہ بہت سی عجیب دینی روحانی باتوں کے جن کا اس نے ذکر کیا ہے۔ جلد ایک کتاب کی صورت میں تیار ہو جائیگا۔ جب میں نے اس بزرگ کی پہلی دفعہ کی اتفاقیہ ملاقات کا لوگوں سے ذکر کیا تو بعضوں نے ایک کہانی سمجھ کر یقین ہی نہیں کیا۔ اور بعضوں نے کہا ایک خواب یا رویا ہے۔ تب میں نے کئی ایک صاحبان سے عرض کی کہ میرے ساتھ چلکر دیکھیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے پادری ولیس صاحب کے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ آخر ان کو بھی رکنا پڑا۔ اور پھر دوسری دفعہ خدا نے مجھے اس مہرشی کے پاس جانے کا موقعہ بخشا۔ میں نے ان کو بعینہ ایسا ہی پایا جیسا پہلی دفعہ۔ ان کی صحبت اقدس سے بڑا فائدہ ہوا۔ انہوں نے میری ساری گذشتہ حالت ایسی صفائی سے بیان کی کہ گویا ہر دم وہ میرے ساتھ رہتے تھے۔ ایک میرے دلی دوست اور مشنری نے کہا کہ جب آپ پھر ان کے پاس جائیں تو میرے لئے دعا کرنے کی سفارش کریں۔ اور جب میں نے ان کی بابت درخواست کی تو میں یہ سن کر بڑا شرمندہ ہوا صاحب بزرگ نے فرمایا کہ تمہاری سفارش کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں بغیر کہے ہر ایک کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کیونکہ میری ساری زندگی ہی دعائیہ خدمت کے لئے مخصوص ہے۔ اور اپنے دوست مشنری سے جا کر کہدو کہ جب تک وہ ۔ ۔ ۔ ۔ اس گناہ کو نہ چھوڑے گا۔ میں ہرگز اس کے لئے دعا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کروں تو اس کا گناہ حجاب سے محروم رکھے گا۔ میں یہ سنکر بڑا حیران ہوا۔ کہ ان کو اس کی دلی حالت کیونکر معلوم ہوئی۔ میں نے واپس آکر اس دوست کو ساری کیفیت لکھی۔ وہ نہایت حیران تھا۔ اور رو رو کر اس گناہ سے توبہ کی۔ جس کی بابت وہ سمجھتا تھا کہ سوائے میرے اور خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ جب کوئی پوشیدگی میں گناہ کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ مگر اس وقت علاوہ خدا کے فرشتے و مقدسین اور اکثر اس کے عزیز و اقارب کی روحوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ جو دنیا سے انتقال کر گئے ہیں۔ اور میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔ پر ان کو بدن اختیار کر کے لوگوں پر ظاہر ہونے کی اجازت نہیں۔ جب وہ کسی کو گناہ کرتے دیکھتے ہیں تو مسیح کی روح کی طرح بے چین ہو کر چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو گناہ کی سخت بدبو معلوم ہوتی ہے۔ اور یہی روحیں اور فرشتے بروز عدالت ان کے پوشیدہ گناہوں پر گواہی دینگے۔ پر وہ لوگ جو کلام کے مطالعہ و دعا میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے پاس فرشتے اور مقدس ہمیشہ رہتے ہیں۔ یہی مقدسوں کی رفاقت ہے۔ جس کو قدیم زمانہ کے لوگ ہمیشہ محسوس کرتے تھے۔ اور اگر ہم یہاں بدل و جان **خُداوند** کی خدمت میں مصروف ہیں تو بوقت انتقال یہ مقدس فرشتوں کے ساتھ ہمارے استقبال کے لئے آئیں گے۔ جہاں ان کے ساتھ ملکر ہمیشہ خداوند کے پاس رہیں گے۔ اس کے بعد اور بہت سی گفتگو ہوئی۔ فرصت نہیں کہ تمام باتیں لکھی جائیں۔ آخر میں اس نے دعا کے ساتھ مجھے وہاں سے روانہ کیا۔ اب مجھے پیشتر سے زیادہ اس کی عجیب مسیحی زندگی کا یقین ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس نے بتایا تھا میں نے لوٹ کر لفظ بلفظ ویسا ہی پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو اس جنگل بیابان میں رہتے ہوئے دنیا کی حالت کس طرح معلوم ہو جاتی ہے؟ اس نے کہا بذریعہ روح کے۔ کیونکہ روح میں پھرتا ہوں۔ اور اس کے متعلق کلام سے یہ حوالے دیئے۔ سلاطین ۵: ۲۶۔ ۱ کرنتھیوں ۵: ۳۔ ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۲۔ اور کلسیوں ۲: ۵ وغیرہ۔

اگر کوئی صاحب اس مسیحی بزرگ کی ملاقات کے لئے جانا چاہیں تو میں پھر ان کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ افسوس کہ بباعث گناہ شک نے انسان کی طبیعت میں ایسا دخل پایا ہے کہ اگر فرشتہ بھی آکر کسی بات کی خبر دے تو لوگ یقین نہیں کرینگے۔ خدا کے کلام کی یہ بات موجودہ حالت پر صادق آتی ہے ”اے تحقیر کرنے والو دیکھو تعجب کرو۔ اور مٹ جاؤ۔ کیونکہ میں تمہارے زمانے میں ایک کام کرتا ہوں۔ ایسا کام کہ اگر کوئی تم سے بیان کرے تو کبھی اس کا یقین نہ کرو گے۔“ حبقوق ۱: ۵ و اعمال ۱۳: ۴۱۔ کیلاش کی طرف جانے کے لئے آجکل بہت اچھا موسم ہے۔ پر اس علاقہ میں جہاں میں اب دورہ کر رہا ہوں برسات کی وجہ سے دورہ کرنا بہت مشکل ہے۔ کل میں ایک گاؤں میں گیا۔ شام تک لوگوں کو کلام سنانے کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ اور چونکہ یہاں کے باشندے چھوت وغیرہ اس قدر مانتے ہیں کہ گھر کا

برآدہ میں چھوڑنے نہیں دیتے۔ اس وجہ سے رات کے لئے مجھے جگہ بھی نہیں ملی۔ جب اندھیرا ہوگیا تو میں جنگل کی طرف آیا۔ جہاں ایک غار تھی اُس غار میں دو آگ کے سے انگارے دکھائی دیئے۔ اتنے میں ایک جنگلی جانور کود کر میرے اوپر سے نکلا۔ معلوم ہوا کہ یہ انگارے اس جنگلی جانور کی آنکھیں تھیں۔ جو اندھیرے میں چراغ کی طرح چمکتی تھیں۔ اور جب میں اپنا آدھا کمبل نیچے اور آدھا اوپر اوڑھ کر اُس غار میں سوگیا تو آدھی رات کے قریب خوب بارش ہوئی اور غار میں پانی گرتا رہا۔ میرا کمبل اور کرتہ بالکل بھیگ گیا۔ بیٹھ کر ساری رات غار میں گذری۔ اسوقت مقدسوں کی حالت پر غور کر کے بڑا اطمینان حاصل ہوا۔ جو مسیح کی خاطر محتاجی میں مصیبت میں۔ بد سلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ دنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے۔ عبرانیوں ۱۱: ۳۷ و ۳۸۔ آج صبح میں اس غار سے چلکر نارکنڈہ پہونچا۔ اب اودھر دھوپ میں میرے کپڑے سوکھ رہے ہیں اور ادھر مجھے جلدی میں یہ چند باتیں لکھنے کے لئے تھوڑا وقت مل گیا۔ خدا چاہے کسی فرصت کے وقت پھر اور حالات لکھونگا۔ مہربانی سے چاہیئے کہ اس بڑے کھیت کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ اور اگر کسی صاحب کا کیلاش کی طرف جانے کا ارادہ ہو تو کوٹ گڈھ۔ ضلع شملہ کے پتہ پر خادم سے خط و کتابت کیجئے۔ کیونکہ میں چند روز میں دورہ کرتا ہوا کوٹ گڈھ پہونچونگا۔

الراقم:-

فقیر حقیر سُندر سنگھ۔

بشارتی مہم کی مالی حالت

یہ امر صریح ہے کہ یہ مہم جو کہ ہندوستان کی پریسبٹیرین کلیسیا نے اختیار کی ہے۔ بغیر روپیہ کے سرانجام نہیں دیجا سکتی۔ اس معاملے میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے نقطہ روپیہ کی ہی ضرورت نہیں لیکن تو بھی اس کے بغیر اس کام کی انجام دہی مشکل ہے۔ اس لئے بشارتی کمیٹی نے ضروری سمجھا کہ اس مہم کی مالی حالت پر غور کیا جائے۔ بہت اختصار کے ساتھ ضروری اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا۔ اور ہر ایک پریسبٹری کو اُس کی حیثیت کے مطابق حصہ سپرد کیا گیا ہے یہ بجٹ اور اُس کی تفصیل جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کی گئی۔ اور منظور ہوئی۔ پریسبٹریوں کی اطلاع واسطے دونو امور ذیل میں درج کئے جاسکتے ہیں۔

(الف) سنٹرل کمیٹی کے اخراجات کا بجٹ:-

انگریزی تعلیفات اور اُنکی چھپائی	۴۰۰ روپیہ
کمیٹی اور کنوینر کا زادِ راہ	۲۲۵ "
مشنرز (جان فورمین اور دیگر صاحبان) کا زادِ راہ	۳۰۰ "
خط و کتابت ٹائپنگ اور ڈاکخانہ کا محصول وغیرہ۔	۱۰۰ "
کتابیں اور چھپائی	۷۵ "
مختلف اخراجات	۱۰۰ "
میزان	۱۲۰۰ روپیہ

(ب) پریسبٹریوں کے حصوں کی تفصیل

بمبئی	۱۰۰ روپیہ
کولاپور	۷۵ روپیہ
ناگپور	۵۰ "
کلکتہ	۶۰ "
مشرقی ہمالیہ	۶۰ "
سنتالیہ	۲۰ "
الہ آباد	۱۱۰ "
فرخ آباد	۱۲۵ "
راجپوتانہ	۷۵ "
مالوہ	۱۲۰ "
گجرات اور کاٹھیاواڑ	۱۲۰ "
لودیانہ	۱۲۵ "
لاہور	۱۲۵ "
سیالکوٹ	۳۵ "
میزان	۱۲۰۰ "

اس مہم کے اخراجات کے واسطے کم از کم اس رقم کی ضرورت ہوگی۔ بعضوں کا خیال ہے کہ سنٹرل کمیٹی کے اخراجات کی میزان تقریباً ۲ ہزار روپیہ ہوجائے گی۔ ہر ایک پریسبٹری سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حصے کی رقم یا اگر ممکن ہو تو اس سے زیادہ مہیا کرنے کی کوشش کرے۔ مالی کمیٹی کا خیال ہے کہ یہ روپیہ شخصی اور کلیسائی چندوں کے ذریعہ سے اور اگر ضرورت ہو تو مشن کی مدد سے اکٹھا کیا جائے۔ اس روپیہ کی اب سخت ضرورت ہے۔ چونکہ سنٹرل کمیٹی نے وصول شدہ روپیہ کی نسبت زیادہ خرچ کردیا ہے۔ اس لئے کمی روپے کے باعث مختلف قسم کی کتابیں اور پمفلٹ شائع کئے نہیں جاسکتے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ہر ایک پریسبٹری اپنے حصے کے روپیہ کو اکٹھا کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش



اور توجہ صرف کرے گی۔ اور جس قدر چندہ جمع ہوگا اس تمام کو آگرا اینڈ بنک الہ آباد کے منیجر کے پاس روانہ کردے گی۔ جو صاحبان اپنے طور پر چندہ دینا چاہتے ہیں۔ اُن کی فیاضی اور سخاوت بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ ہم کو کامل اُمید ہے کہ تمام مسیحی احباب جو کہ مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے کے لئے فکرمند ہیں۔ بڑی فیاضی اور فراخدلی کے ساتھ اس خاص بشارتی مہم کے واسطے چندہ دے کر مشکور فرماوینگے۔

ایچ ۔ سی ۔ ویلیٹی
ڈبلیو ۔ جے ۔ کمنی ۔ (مالی کمیٹی)

بشارتی مہم کے متعلق دوآبہ بست جالندھر میں کیا کام ہو رہا ہے

ماہ جون ۱۹۱۶ء

کون مسیحی ہے جسے یہ معلوم نہیں۔ کہ فروری ۱۹۱۷ء نزدیک چلا آرہا ہے۔ نورافشاں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ریسبٹیرین کلیسیائیں اس بشارتی مہم کے لئے کچھ نہ کچھ کر رہی ہیں۔ اور امید ہے کہ ۱۹۱۷ء کے شروع میں کھیت پک جاوینگے۔ اور ہم سب ہاتھوں میں درانتیاں لئے اس فصل کو کاٹنے نکلیں گے۔ اور ہمارا مالک خداوند ضرور فرماویگا کہ اے دیانتدار نوکر تیری دیانتداری کے شاباش تو تھوڑے میں دیانتدار نکلا میں تجھے بہت چیزوں پر مختار کرونگا ابھی اس مہم کا کہیں نشان و گمان بھی نہ تھا کہ میرے ایک دوست سردار بوٹا سنگھ صاحب ابلودالیہ مقیم چھاؤنی جالندھر نے ایک رویا دیکھی اور فوراً ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء کے شروع میں انہوں نے مجھے مفصل خط لکھا جو ابھی تک موجود ہے۔ رویا یہ تھی کہ اُن کو ایک سفید لباس پہنے سفید ریش شخص جھکا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ سردار صاحب آپ نے بہت اچھا کیا جو پنچتن کمیٹی مقرر کی اس پنچتن سے خداوند کا جلال ظاہر کروا۔ اس پر ذیل کے احباب کی ایک انجمن راقم کے غریب خانہ پر فراہم ہوئی۔ سردار بوٹا سنگھ جالندھر چھاؤنی (۲) سردار سندر سنگھ بھولتھ (۳) منشی نبی بخش صاحب نگر (۴) مسٹر آر۔ مسٹر گھوش چھاؤنی جالندھر (۵) راقم مضمون مسیحوں کا خادم ہوں۔ دورہ متواتر دعا ہوتی رہی بعد میں قرار پایا کہ جس دن ہمیں رخصت ہوا کرے ہم دیہات قصبات میں جاکر خداوند کا نام تمام قوموں کو سنادیں۔ چنانچہ اس پنچتن کی مدد کے لئے اُس خداوند نے جس کا یہ کام تھا ہمارے ساتھ پادری صاحبان فریڈ جے نیوٹن جالندھر اے بی گولڈ صاحب ہوشیارپور اور ہنری گولکناتھ صاحب پھلور کو حکم دیا کہ ان خدمت گذاروں اور کارندوں کو ہاتھوں سے کر زمین کی کاشت کروائیں۔ چنانچہ ان ہر سہ پادری صاحبان کی مدد اور خرچ سے مختلف جگہوں میں تحقیق مذاہب کے بارونق اور پر جوش جلسے کئے گئے۔ جن کی مفصل کیفیت نورافشاں کے کالموں میں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہے۔ نگر۔ نومحل۔ راہوں۔ جالندھر شہر و دیگر مقامات میں یہ جلسے ہو چکے ہیں احمدی صاحبان۔ آریا صاحبان و دیگر مخترمین کو خداوند نے قایل کیا اور بہتوں نے پادری غلام مسیح صاحب لودیانہ۔ پادری گولڈ صاحب ہوشیارپور کے ہاتھوں سے بپتسمہ پائے اور بیٹیوں کی عادات کو طلاق دے کر یسوع مسیح کی بھیڑیں بنگئے۔ دوایک واقعات کا مفصل ذکر کرونگا۔ پیارے مسیح تو آجا! اگانا اور بڑھانا خداوند کا کام ہے تو اس خوشخبری کو دنیا وور ہونچانے سے باز نہ رہ۔ بلکہ اپنی نشست و برخاست چال چلن اور رویہ سے گردونواح کے لوگوں پر ثابت کردے کہ تو بھی مسیحی ہے۔ اور اپنے خداوند کے نام کو جلال دے کہ لوگ جانیں کہ تیرا بھی خداوند یسوع مسیح نجات دہندہ ہے۔

حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ اگر تو نے وفاداری اور محنت کا سبق لینا ہے تو چیونٹی سے سیکھ جو سخت سے سخت گرمی میں اپنے لئے محنت کرتی ہے۔ این اے پروسیر نعل۔

ضرورت

۳ع

ایس پی جی مشن بائیکولا بمبئی کے لئے ایک شادی شدہ ٹرینڈ کیٹی کسٹ کی ضرورت ہے جس کی بیوی بائبل وومن کا کام بھی کرسکے اس کا کام ہندوستانی چرچ ممبران کی دیکھ اور مسلمانوں کے ساتھ بحث مباحثہ میں امداد دینا ہوگا۔ تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار۔ گھر کا کرایہ اور بیوی کا الاؤنس بائبل وومن کے کام کے لئے ملیگا۔

درخواستیں پادری اے فرنچ صاحب ایس پی جی مشن بائیکولا بمبئی۔ آنی چاہئیں۔

ضرورت

۲/۱

ایک ہاسٹل اسسٹنٹ اور تربیت یافتہ نرس یا مڈوائف دوایہ کی ضرورت ہے۔ جو رومن اردو لکھ اور پڑھ سکے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آویں۔
ڈاکٹر ایم۔ ایلی مشن ہسپتال فیروزپور

ایک مسیحی روزگار کا متلاشی ہے

۲/۱

ایک غریب مسیحی جس نے مہا سنگھ باغ مسی ایم ایس لاہور میں بڑھئی کا کام سیکھا ہو اور لاہور کے ریلوے ورکشاپ میں کام بھی کیا ہے۔ اسکے علاوہ ایک مسیحی نوجوان روزگار کی تلاش میں ہے جس صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو وہ منشی میر عالم سکنہ مشن احاطہ گوجرانوالہ سے خط وکتابت کرے۔

ضرورت

۲/۱

ایک ٹرینڈ سارٹیفکیٹ ٹیچر (مسیحی) جے وی۔ یا ایس وی کی لڑکیوں کے مشن سکول کے لئے ضرورت ہے۔
درخواستیں مسٹر جے۔ ایل ٹاڈ صاحب کے پاس آویں۔
مشن ہاؤس قصور۔

ہرنگ ہائی سکول بٹالہ گورداسپور

۱۴/۱

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے اعلیٰ پایہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اسکے متعلق وسیع ادسی اور بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کیلئے گرجاگھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ۱۵ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں المشتہر
پرنسپل ہرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

دلچسپ خبر

۱۲/۱۱

پنجاب پریزبٹیرین کمیٹی کی زنانہ کمیٹی نے گزشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں۔ اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے اُن کو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق برابر خبر پہونچائی جایا کرے۔ کہ سب صاحبان نیچے لکھی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ ارکاٹ کا ٹکٹ ضروری ہے
(۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں۔
(۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو اُس کا پورا نام اور پتہ لکھنا چاہیے۔
(۴) جب ملازمت مل جائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دے دینا چاہیے۔

المشتہر

مس۔ ایس۔ ایم ویری صاحبہ
امریکن مشن قصور پنجاب۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائکی بہادر نے چھاپا۔